السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک نوجوان پانچوں ارکان اسلام بجالاتا ہے جیساکہ اللہ تعالیٰ نے بتلائے ہیں لیکن بعض گناہوں کا ارتکاب بھی کرتا ہے۔ یعنی واجبات اور منہیات اکٹھے کرلیتا ہے تواس کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر سے کیا حکم ہے؟

ساری۔غ۔القصیم

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا، توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ لہٰذا ہر کافر اور گنہ گار کے لیے ضروری ہے کہ اللہ کے حضور سچی توبہ کرے اور وہ یہ ہے کہ گزشتہ کفر یا گناہوں پر نادم ہو، اللہ سے کرلے۔ جب بندہ ایسی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی گزشتہ برائیاں مٹا دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ٣١ ...النور

(اور اے مومنو! تم سب اللہ کے ہاں توبہ کروتاکہ تم فلاح پاؤ۔ (النور: ۳١''

نیز فرمایا:

وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ ٨٢ ...طہ

(اور جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے پھر سیدھی راہ پر چلے، اس کو میں بخش دینے والا ہوں'' (طہ: ۸۲''

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

((الإِسلامُ يَهدِمُ ما كان قبلَه، والتَّوبةُ تهدِمُ ما كان قبلَها))

''اسلام اپنے سے پہلے گناہوں کو ختم دیتا ہے اور توبہ اپنے سے پہلے گناہوں کو ختم کردیتی ہے''

اور مسلم کے حق میں توبہ مکمل یوں ہوگی کہ جس کی کوئی چیز غصب کی ہو اسے واپس کرے۔ یا اسے اس کا کفارہ ادا کرے۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَن كان عنده لأخِيهِ مَظلَمَة فَلْيتحَلَّلْهُ اليومَ، قبلَ ألَّا يكون دينارٌ ولا درهمٌ إن كان له عملٌ صالحٌ أُخِذَ من حسناتِه بقدرِ مَظلَمَتِه، فإن لم يكن له حسناتٌ أُخِذَ من سيِّئاتِ صاحبه فحُمِل عليه۔))

جس شخص کے پاس اپنے بھائی کی کوئی غصب کردہ چیز ہو وہ اس دن سے پہلے اس کا کفارہ ادا کردے جس دن نہ دینار ہوں گے اور نہ درہم۔ اگر اس کے اعمال صالح ہوں گے تو اس کے مظالم جتنی نیکیاں لے کر حقدار کو دی جائیں'' گی اور اگر نیکیاں نہ ہوں گی تو حقدار کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی''

اسے بخاری نے روایت کیا اور اس معنی کی آیات واحادیث بہت ہیں۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1